7227 ـ سفید بالوں کو رنگنے کا حکم

سوال

میں نے دیکھا ہے کہ آفس میں بعض دوست اپنی داڑھیوں کو سیاہ خضاب لگاتے ہیں، اور جب میں نے انہیں پوچھا تو وہ کہنے لگے کتم کے ساتھ بال رنگنا سنت ہے.
میرے درج ذیل سوالات ہیں:
کیا میں اپنا سر اور داڑھی کو سیاہ رنگ کا خضاب لگا سکتا ہوں، حتی کہ اگر مندرجہ بالا کتم سے بھی رنگا جائے ؟
الکتم کیا چیز ہے، اور کیا اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے، اور کیا یہ صحیح ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے یہ استعمال کیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بڑھاپے کے سفید بالوں کو خضاب کے ساتھ رنگنا سنت ہے، اسلام میں اس کی اجازت ہے، اور یہ خضاب مردوں کی داڑھی اور سر کے بالوں، اور عورت کے سر کے بالوں میں لگایا جائیگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہودی اور عیسائی اپنے بال نہیں رنگتے، تم ان کی مخالفت کیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3275) صحیح مسلم حدیث نمبر (2103).

اور ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" اے انصار کی جماعت اپنے بالوں کو سرخ یا زرد کیا کرو، اور عجمیوں کی مخالفتك رو "

مسند احمد حدیث نمبر (21780) حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو فتح الباری (10 / 354) میں حسن کہا ہے.

دوم:

ليكن سفيد بالوں كو سياه رنگ كے خضاب سے رنگنا حرام ہے جمہور علماء كرام كا قول يہ ہے كہ وہ اسے يقينى حرام قرار ديتے ہيں كيونكہ حديث ميں ہے:

" جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابو قحافہ كو ديكھا تو جابر رضى اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں ديكھا تو ان كا سر بالكل سفيد تھا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اسے تبديل كر دو ... "

صحيح مسلم حديث نمبر (2102).

اور ايك حديث ميں ہے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كچھ لوگ ہونگے جو سياه رنگ كا خضاب لگائينگے جس طرح كہ كبوتر كے پوٹے ہوتے ہيں، وہ جنت كى خوشبو تك نہيں پائينگے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4212) سنن نسائى حديث نمبر (5075).

اس حديث كے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں: اس كى سند قوى ہے، ليكن اس كے مرفوع ہونے ميں اختلاف كيا گيا ہے، اگر اس كے موقوف ہونے كو فرض كيا جائے تو اس طرح كا شخص رائے كى بنا پر نہيں كہہ سكتا تو اس كا حكم مرفوع كا ہوگا ".

ديكھيں: فتح البارى (6 / 499).

سوم:

كتم كے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

الكتم يمن ميں ايك پودا پايا جاتا ہے جسے الكتم كہتے ہيں، اس سے سياه رنگ كا سرخى مائل رنگ نكلتا ہے، اور مہندى كا رنگ سرخ ہے، تو ان دونوں كو ملا كر سياه اور سرخ كے درميان رنگ بنےگا.

ديكھيں: فتح البارى (10 / 355).

چہارم:

كيا صحابہ كرام نے الكتم كے ساتھ خضاب لگايا تھا ؟

جی ہاں صحابہ کرام نے بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے.

عثمان بن عبد اللہ بن وھب بیان کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جو سرخ رنگ کے خضاب سے رنگا ہوا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

ابن ماجہ اور احمد نے " مہندی اور الکتم " کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے.

دیکھیں: سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3623) مسند احمد حدیث نمبر (25995).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" تم جس سے بڑھاپے کے سفید بالوں کا رنگ تبدیل کرتے ہو اس میں سب سے بہتر مہندی اور الکتم ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1753) سنن ابو داود حدیث نمبر (4205) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3622) اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے.

اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی مہندی اور الکتم کے ساتھ بالوں کو خضاب لگایا تھا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2341).

پنجم:

دیکھا جائے تو جتنی بھی احادیث میں الکتم کا ذکر آیا ہے وہ مہندی کے ساتھ ملا کر آیا ہے، کیونکہ ان احادیث سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو مہندی اور الکتم ملا کر رنگا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ممانعت تو خالص سیاہ رنگ کرنے کی ہے، لیکن اگر اس میں مہندی یا کوئی اور چیز مثلا الکتم وغیرہ ملا لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ مہندی اور الکتم بالوں کو سیاہی اور سرخی کا درمیانہ رنگ دیتے ہیں، وسمہ کے خلاف کیونکہ یہ تو بالکل سیاہ کر دیتا ہے، اور صحیح یہی ہے "

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 336).

وسمہ یہ بھی ایك پودا ہے جس سے خضاب بنایا جاتا ہے.

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ الکتم اکیلی استعمال نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ خالصتا سیاہ رنگ دیتی ہے، لیکن اسے مہندی کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تا کہ یہ سرخی مائل رنگ دے تو جائز ہے، اس طرح احادیث کے درمیان جمع ہو سکتا ہے.

واللہ اعلم .